دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر:Nor-9419 | تاریخ:18-09-2018

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ عزوجل کو "رام" کہنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اللہ عزوجل کو ” رام “ کہنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

”رام “ کے معنی جانتے ہوئے جو مسلمان اللہ عزوجل کو”رام “ کہے، وہ کافر و مرتد ہے، اس کے تمام نیک اعمال برباد ہو گئے، اس پر فرض ہے کہ اس کفر سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھے، اگر شادی شدہ تھا، تو پھر سے نکاح کرے۔رام کے معنی ہیں رماہوا یعنی کسی میں گھسا ہوا۔ یہ معنی اللہ عزوجل کے لیے عیب ہیں اور اس بات کو مستلزم ہیں کہ وہ خدا نہ ہو، اس لیے رام کا اطلاق اللہ عزوجل پر کفر ہے، ہاں جو اس کے معنی نہ جانتا ہو، صرف اتنا جانتا ہو کہ ہندوؤں میں خدا کو”رام “کہا جاتا ہے، اسی وجہ سے اس نے اللہ عزوجل کو رام کہہ دیا، تو اس شخص پر حکمِ کفر تو نہ ہو گا، البتہ یہ قول کفر ضرور ہے، جس سے توبہ اور تجدید ایمان کرنا لازم ہے، اگر شادی شدہ ہے، تو تجدید نکاح کرنا بھی لازم ہے۔

خدا کو رام کہنے کا تفصیلی حکم بیان کرتے ہوئے مفتی محمد شریف الحق امجدی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ فتاوی شارح بخاری میں لکھتے ہیں:”رام کے جو حقیقی معنی ہیں، ان پر مطلع ہوتے ہوئے جو شخص اللہ عزوجل کو” بھگوان یا رام“ کہے، وہ بلاشبہہ کافر، مرتد ہے، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اس پر فرض ہے کہ اس سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اپنی بیوی رکھنا چاہتا ہو، تو پھر سے تجدیدِ نکاح کرے۔ سنسکرت میں بھگ عورت کی شرم گاہ کو کہتے ہیں اور وان معنی” والا“۔ رام کے معنی رماہوا یعنی کسی میں گھسا ہوا ہے۔ یہ دونوں معنی اللہ عزوجل کے لیے عیب ہیں اور اس کو مستلزم ہیں کہ وہ خدا نہ ہو اس لیے دونوں الفاظ کا اطلاق اللہ عزوجل پر کفر ہے۔

رہ گئے وہ لوگ جو اس کے حقیقی معنی نہیں جانتے، وہ صرف اتنا جانتے ہیں کہ ہندوؤں میں اللہ عزوجل کو بھگوان یا رام کہا جاتا ہے۔ انہوں نے اگر اللہ عزوجل کو " بھگوان یا رام " کہا، تو ان کا حکم اتنا سخت نہیں، پھر بھی ان پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔" (فتاوی شارح بخاری، جلد1، صفحہ 171، 172، مطبوعہ برکات المدینہ)

خدا کو "رام " کہنے کے متعلق صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فتاوی امجدیہ میں لکھتے ہیں: "خدا کو "رام " کہنا ہندوؤں کا مذہب ہے، وہ چونکہ اسے ہر شے میں رماہوا یعنی حلول کیے ہوئے جانتے ہیں، اس وجہ سے اسے رام کہتے ہیں اور یہ عقیدہ کفر ہے اور اسے "رام " کہنا بھی کلمۂ کفر ہے۔"

(فتاوی امجدیہ، ص418، ح04، ج02، مطبوعہ مکتبہ رضویہ)

اسی طرح فتاوی مصطفویہ میں ہے: "مشرکین کا مذہب نامہذب ہے کہ خدا ہر چیز میں رما ہوا، سرایت و حلول کیے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ رمنے اور حلول کرنے سے پاک ہے۔ مشرک خدا کو اپنے اسی عقیدۂ خبیثہ کی بنا پر رام کہتے ہیں۔ تو خدا کو "رام " کہنا کفر ہوا۔" (فتاوی مصطفویہ، صفحہ 600، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــه

ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

07محرم الحرام1440ھ/18ستمبر2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔